



قول مستین

در ابطال حرکت زمین

مصنف سید احمد خان مصنف شاہجہان آباد

حربہ الصد عن الفساد

SIR SYED ROOM

Moulana Asad Library

Aligarh Muslim University

ALIGARH

مطبوعہ مطبع سید الاخبار باہت تمام سید عبدالغفور

۶۵ شہد اجری نبوی صلیم
۶۱۸۲۸



۵۵۰۵۱
۱۹۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اور اللہ کے رسول کی حمد و نعت کے بعد یہ اللہ ہی کے اندرون
میں بعضے اجاب نے یہ خواہش کی کہ گردش زمین کے بطلان
پر کچھ دلیلین لکھی جاویں تاکہ لوگ اس پر گردانی سے کہ آیا زمین
کو گردش ہو یا آسمان کو کنارہ سکون پر پونچ کر آرام سے بیٹھیں
اسوایطیہ یہ خاک را ایک تقریر مختصر بطلان حرکت زمین پر بیان کرتا
ہو اسکو کان دہر کر سنے اور یہ ہی جان لیجئے کہ بعضی کتابوں میں

کتابونین جو یہ بات لکھی ہے کہ زمین کی وضعی بطنی حرکت کے بطلان پر

کوئی دلیل قائم نہیں ہوئی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تواسے علم مست

یا اعمال کے بطلان حرکت ارض پر کوئی دلیل قائم نہیں ہوئی

نہ یہ کہ فی نفسہ اس کے بطلان حرکت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ موافق

قواعد عقلیہ حکمہ طبیعیہ کے زمین کی مطلق حرکت کے بطلان پر دیکھ

قائم ہیں جبکہ مرتفع ہونا نہایت کہیں بلکہ غیر ممکن ہے اور یہی سبب ہے

کہ یونانی حکیم زمین کی گردش کے قائل نہیں ہوئے الا ما اشار

اور جو لوگ گردش زمین کے قائل ہیں ان کے کان تک ہی اعتراض

پونچھے ہیں جسکو خود یونانی حکیموں یا ادین کے مشنوں نے رد کر دیا ہے

اور یہ امر زیادہ تر ادین کے یقین کا باعث ہوا اس واسطے مناسب

معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اُن غلط فہم کو معاذین کے جوابوں کے

بیان کر دین تاکہ پہر کوئی اس مغالطہ میں نہ پڑے۔ جتنی لوگ کہتے
 سہتے کہ اگر زمین کچھ گردش ہی تو چاہیے کہ جو پہر سیدھا اوپر کو
 اوجھالین تو پہر وہ پہر سیدھا وہاں آنکر نہ پڑے جہاں سے کہ
 اوجھالا تھا بلکہ مغرب کی طرف گرے کیونکہ جتنی دیر میں پہر اوپر گیا
 اور نیچے آیا اتنی دیر میں زمین مشرق کی طرف چلی گئی ہی اور
 اسی طرح اگر دو پہر ایک جانب شمال اور ایک جانب جنوب مستقیم
 پہنکے اور جہاں کہ وہ پہر جا کر گرے اور دو نو کرے کی جگہ اور پہلے کی
 جگہ پر خط مستقیم نہ کچھ سلیگا کیونکہ جتنی دیر میں کہ دو نو پہر جا کر زمین پر
 گرے ہیں اتنی دیر میں زمین حرکت کر گئی ہی اور اسی طرح جو چیز
 کہ زمین کی اس سمت کو اوڑھ کر حرکت کرے جس سمت کو زمین حرکت
 کرتی تو چاہیے کہ اس اور زمین والی متحرک چیز کی حرکت معلوم

معلوم ہوا اور جو چیز کہ اوسکی مخالف سمت پر اوڑ کر حرکت کرے تو جائے
 لا اوسکی حرکت بہت تیز اور جلد معلوم ہو بلکہ زمین کی حرکت ماننے سے
 یہ لازم آتا ہے کہ کوئی چیز اوڑتی ہوئی مشرق کی طرف حرکت ہی معلوم ہو کہ نہ
 مشرق کی طرف تو اوڑان چیز کا جانا جب معلوم ہو تب اوسکی حرکت زمین
 کی حرکت سے بڑھتی ہو اور جہاں زمین کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ زمین سے
 زیادہ تیز ہو کہ نہ اگر زمین کی حرکت مان لجاؤ تو ایک گھنٹہ میں
 ہزار میل زمین چلنا مانا جاوے گا پس ایسی تیز و کونسی چیز جو اس سے
 بھی زیادہ جلد چلے بلکہ اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ جو چیز کہ اوڑ کر مشرق
 کو جاوے مغرب کی طرف چلتی ہوئی معلوم ہو کہ نہ اوڑنے والی
 چیز زمین کے جسم مقام پر سے اوڑی ہو وہ مقام سبب تیزی قرار
 زمین کے بہت آگے بڑھ جاوے گا اور وہ اوڑنے والی چیز بھی

۶
رہتی جاوے گی اور مغرب کی طرف چلتی ہوئی معلوم ہو گی اور یہ سب

باتیں تجربہ کے خلاف ہیں تو معلوم ہوا کہ یہ لازم باطل ہی تو ملزوم ہے

گردش زمین کی جسے یہ سب باتیں لازم آتی تھیں وہ بھی باطل ہے

اور افسیہ سم کی اور بہت سی باتیں بنایا کرتے ہیں لیکن دن لوگوں کے

ان سب اعتراضوں کو خود حکما ہی پورا کر دیا اور ان کے مستحسن نے نہیں مانا

اور یہ جواب دیا کہ ہو سکتا ہے کہ زمین کی حرکت کے سبب ہوا بھی

اور ان سب چیزوں سمیت جو کہ اوس میں ہیں حرکت کرتی ہو تو یہ سب

چیزیں جو کہ ہوا میں ہیں زمین کی حرکت کے برابر اوس سیطرے کو چھوڑ

کہ زمین حرکت کرتی ہی بالعرض حرکت کرتی ہوں جس کے فلک لافلاک

کی حرکت سے ذرات الاذباب کی حرکت مانی گئی ہے اور جواب سوا

کہ ان کی حرکت یہ ہیں اور ان کے بیان کر چکا یہ موقع نہیں غرض کہ زمین کی

ملی حرکت قبول کرنے کے سبب وہ سب چیزیں زمین کی مصفا میں
 جدا ہوئی ہیں اور اسکے محاذات کو نہ چھوڑی گئی مگر بقدر اپنی ذاتی حرکت
 کے اور جب یہ بات پھر گئی تو اب ان اعتراضوں میں سے کوئی اعتراض
 ہی باقی نہ رہا اس جواب پر بعض لوگوں نے پھر اعتراض کیا ہی کہ ہم
 یہ بات نہیں مانتے کہ زمین کے ساتھ ہوا اور جو کچھ کہ ہوا میں ہر
 جگہ چلتا ہی اس واسطے کہ اگر یہ بات ہوتی تو چھوٹے بڑے پتھر ایک
 حال پر نہ گرتے اس واسطے کہ بڑے پتھر میں توجہ ہو اکی حرکت کم اثر
 کرتی اور چھوٹے پتھر میں بہت اثر کرتی تو برا پتھر چھوٹے پتھر کی نسبت
 غریب کی طرح کرنا اور یہ بات نہیں ہوتی تو معلوم ہوا کہ زمین کے ساتھ
 ہوا ہی حرکت نہیں کرتی اور جب ہوا حرکت نہ کی تو جو کچھ کہ ہوا میں ہے
 وہ ہی حرکت کرتی مگر اس اعتراض کو بھی حکام یونان نے نہیں مانا

اور یوں اس کا جواب دیا کہ یہ تفاوت جب ہوتا جب ان دونوں میں
 حرکت نسری جو ذاتی کی قسم ہر مانی جاتی حالانکہ انکی حرکت عرضی
 مانی گئی ہے جو ذاتی کے مقابل ہی یعنی یوں کہا گیا ہے کہ ہوا کے
 سات چلے چلتے ہیں اور عرضی حرکت میں کچھ تفاوت چھوٹے
 بڑے ہو نہیں سکتا کیونکہ اگر ایک شستی میں بہت اچھا
 تیز رو گھوڑا کھڑا ہو اور اوس شستی میں ایک بجااری شکستہ
 جون بیٹھی ہو تو وہ دونوں شستی کے چلنے کے سبب برابر
 چلیں گے کچھ تفاوت نہیں ہوگا علاوہ ان قدیم اعتراضوں کے
 اندونہیں ایک نیا اعتراض مطلقان حرکت ارض پرسنے میں آیا
 کہ نہ کہیں اس اعتراض کو کسی کتاب میں انکھہ سینے دیکھا تھا اور
 نہ کہیں کان نے سنا تھا انکھہ اور کان تو درکنار کہیں وہم

کہیں وہم و گمان نہ آتا ہے معلوم نہیں کہ کس معلوم اول اور حکیم اکمل
 نے یہ اعتراض کیا ہے اگرچہ اس اعتراض کا اعادہ یہی خالی
 نادانی سے نہیں مگر لاچار تقریباً بیان کیا جاتا ہے کہ بعضی متعرض
 یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر زمین کو گردش ہوتی تو تمام شہر اور
 مکانات بھی متحرک ہو جاتے اور گردش میں آ جاتا اور دلی اکبر آباد میں
 چلی جاتی اور اکبر آباد الہ آباد میں دلی جامع مسجد مہرا میں چلی جا
 تے اور مہرا کی عبدالبنی خان کی مسجد اکبر آباد میں جا پونجی اور اکبر آباد
 کا تلج بی بی کا روضہ الہ آباد جاد داخل ہوتا یہ اعتراض کا ایک اور
 ظرافت ہے اور اس کے جواب کی طرف متوجہ ہونا سفاہت اسوایط
 صرت اسی بیان پر اکتفا کیا گیا مگر ان البتہ اشادل چاہتا ہے کہ اگر
 اس اعتراض کا متعرض ہے اس کے پوچھوں کہ بیان صاحب تمہارا

چلنے میں کبھی ایسا ہی ہوا ہے کہ تمہارا سر باؤ نہیں اٹھا ہوا اور تمہارا
 ناک منہ اور تمہارا ہات کویلے میں اور تمہاری ٹانگ موڑے
 میں اگر یہ نہیں ہوا تو آپ بچاری غریب بڑی زمین کے انخرنخر
 کیوں ہلا دیتے ہیں غرضکہ جو باطل اعتراض بطلان حرکت زمین کے
 لوگوں کے ذہن میں ہیں ان کے باطل ہونے کے سبب ان لوگوں
 کو حرکت زمین پر زیادہ یقین ہوتا جاتا ہے اور یوں سمجھتے ہیں کہ ان
 اعتراضوں کا بطلان یونانی حکما کے ذہن میں نہیں آیا اور یہ بات
 غلط ہے بلکہ ان اعتراضوں کو خود حکما یونان نے باطل سمجھ رکھا
 ہے اور جس سبب سے کہ وہ لوگ حرکت ارض کے قائل نہیں ہو وہ اور
 ہی سبب ہے کہ اگر اس پر اقصان سے نظر کیا دے تو حرکت ارض کا
 باطل ہونا ایسا صاف روشن ہو جائے گا جیسکہ چمکتی دھوپ میں

۱۱
وہو پ میں انتاب سنا گیا ہے کہ جناب خفران ماب مولانا مولوی شاہ ۔

رفع الدین علیہ السلام برادر جناب جنت باب مولانا شاہ عبدالغفر

رحمۃ اللہ علیہ نے بطلان حرکت ارض پر ایک سو دس دلیلیں قائم

کی ہیں مگر افسوس ہے کہ وہ رسالہ مٹا نہیں باوجودیکہ اندونین میں

بہت سعی کی مگر دستباب نہیں ہوا افسوس صد افسوس کہ اگر وہ

رسالہ عجائبات اس سالہ کو اور ہی لطف حاصل ہوتا اور حق یہ ہے کہ

اگر تمام حالات کو جو ہیتہ میں پیش آتے ہیں خصوصاً حالات اخیرہ پر غور

کیجاویں تو حرکت زمین کے ماننے پر بہت سے عقدہ پیش

آتے ہیں جنکی گرہ کشائی ناخن عقل سے غیر ممکن ہوتی ہے مگر تیر

ذہن میں جو دو تین دلیلیں صحت بطلان حرکت زمین پر اسوقت

موجود ہیں انکو بیان کرتا ہوں اور اگرچہ یہ دلیلیں تعداد میں قلیل

۱۲
 ہیں لیکن دور میں کون نزدیک یقین ہے کہ سب جہد مرتبہ ہو سیکے
 کثیر التعداد سے اعلیٰ اور افضل اور بہتر ہوں فقط پہلی دلیل اب
 آپ میری بات سنئے کہ اگر زمین کو متحرک مانا جاوے تو وہ محرکہ بھی
 ضرور مانتی پڑے گی کیونکہ فعل کا بغیر فاعل کے ہونا محالات سے
 ہے اور خود اس جسم کا جسم ہونا اپنا محرکہ ہونا نہیں ہو سکتا کیونکہ
 اگر جسم ب جسم ہو سکے متحرک ہو تو لازم آتا ہے کہ جسے جسم
 جہانین میں وہ ہمیشہ متحرک رہا کریں اور پہلی بات تو غلط ہے پس پہلی
 بات بدرجہ اولیٰ غلط ہوگی اور جب قوت محرکہ زمین کے لئے مان
 لی گئی اور زمین کو متحرک بھی مانا تو اب دو حال خالی نہیں یا یہ کہ وہ
 حرکت فی الحقیقت زمین ہی کو حاصل ہوئی ہے یا نہیں ہوئی بلکہ در
 نواس جزیرہ کو حاصل ہوئی ہے جو اس سے ملی ہوئی ہے اور اسکی

اسکی حرکت کے سبب زمین بھی حرکت کرتی ہے پہلی حرکت تو
 ذاتی ہی اور دوسری عرضی اور ذاتی حرکت کی تین قسمیں ہیں قسری
 ارادی طبعی اس واسطے کہ قوت محرکہ یا تو خارج سے حاصل ہوتی
 ہے یا نہیں ہوتی اگر ہوتی ہے تو وہ قسری ہے اور اگر نہیں ہوتی
 تو وہ دو قسم ہے یا یہ کہ اس متحرک کو خود شعور اور ارادہ ہے
 کہ سوچ سمجھ کر اور جان بوجہ کر اپنے قصد اور ارادہ سے حرکت
 کرتا ہے یا نہیں ہے اگر ہے تو وہ حرکت ارادی ہے اور اگر نہیں ہے تو
 وہ حرکت طبعی ہے پس اس دلیل عقلی انحصاری سے جو دایرہ
 درمیان نفی اور اثبات کے ثابت ہو گیا کہ حرکت ان چار قسموں سے
 سوائے نہیں ہو سکتی اب اگر زمین کی حرکت مافی جاد تو چار حال
 خالی ہوگی یا عرضی مافی جاد ہوگی یا ارادی یا قسری یا طبعی

۱۴
 اجہم کہتے ہیں کہ تنہ جو حرکت یوم بلیہ مغرب سے مشرق کو
 زمین کی مانی ہے اور کہتے ہو کہ زمین رات دینیں اپنے مرکز نقل کے
 گرد حرکت کر کر دورہ تمام کرتی ہے تو اب ہم کہتے ہیں کہ یہ حرکت
 ارض کی حرکت عرضی تو نہیں ہو سکتی کیونکہ تمہاری نزدیک ہی
 یہ بات مسلم ہے کہ زمین کئی سری چیز پر دہری ہوئی نہیں ہے کہ اس
 دوسری چیز کی حرکت کے سبب حرکت کرتی ہو پس مسلم ہو گیا کہ
 ارض کو حرکت عرضی نہیں اجہم کہتے ہیں کہ زمین کو حرکت ارادی
 یہی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس بات کو تم ہی مانتے ہو کہ زمین کو شعور
 اور ارادہ اور قصد نہیں ہے اور جب اس کو ارادہ نہوا تو ثابت ہوا
 کہ اس کو حرکت ارادی ہی نہو گی اس واسطے کہ جب ارادہ ہی نہوا
 تو ارادی حرکت کہاں سے ہو گی پس یہ بھی مسلم ہو گیا کہ زمین کو

۱۵
 زمین کی حرکت اپنا ذاتی ہے نہیں اب ہم کہتے ہیں کہ یہ حرکت دوم جلد
 کی جو تینے زمین کو مانی ہے حرکت قسری ہے نہیں ہو سکتی اس واسطے
 کہ اس بات کو تم بھی مانتے ہو کہ زمین کو اپنے محور دن پر حرکت
 دینے والی کو بی ضرر خارج سے نہیں ہے یعنی زمین کو اس شبانہ
 روزی حرکت کے لئے قوت محرکہ خارج سے حاصل نہیں ہوتی
 بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طبیعت میں یہ بات رکھ دی ہے پس
 یہ بھی مسلم ہو گیا کہ زمین کو حرکت شبانہ روزی کی حرکت قسری
 ہے نہیں اب باقی رہ گئی حرکت طبعی وضعی اب ہم دعویٰ کر سکتے
 ہیں کہ زمین کی حرکت طبعی وضعی ہے نہیں ہو سکتی کیونکہ زمین کی
 ذات میں مبدل مستقیم کا ہے اور جس چیز کی ذات میں مبدل
 میل مستقیم کا ہوتا ہے وہ مستبد حرکت نہیں کر سکتی تو اب

نتیجہ یہ ہے کھلے گا کہ زمین بھی مستدیر حرکت نہیں کر سکتی اور
 یہی ہمارا مطلب ہے مگر اس مطلب کے متحقق ہونیکو ہمارے مین
 لازم ہے کہ دو باتوں کو دلیل عقلی سے ثابت کر دین ایک یہ کہ
 زمین کی ذات میں مبدیہ میل مستقیم کا ہے دوسری یہ کہ جبکی ذات
 میں مبدیہ میل مستقیم کا ہوتا ہے وہ مستدیر حرکت نہیں کر سکتی پہلی
 بات کے ثابت کرنیکو ہم یہ بات کہتے ہیں کہ زمین بالطلع مرکز کپڑ
 سیدھی حرکت کرنے پر مایل ہے جبکہ ہم ظاہر اویسے کے اقرار میں
 دیکھتے ہیں کہ جب مٹی کے ٹوٹے کو اوپر سے چھوڑ دین تو سیدھا
 دھبے کو جاتا ہے اور اگر نیچے بات کہو کہ زمین میں بالطلع سیدھی حرکت
 کر نیکیا میل نہیں ہے تو ہم کہتے ہیں کہ مٹی کے ڈھیلے کا اوپر سے
 نیچے کو آنا میں حال سے خالی نہیں یا یہ کہ کوئی چیز اویسے دھبے

دفع کرتی ہے تاکہ زمین کی ویسے کہنچتی ہی یا وہ خود کلین ارض کا

طالب ہے اب ہم کہتے ہیں کہ کسی چیز کا دفع کرنا یا کھنچنا ارض کا

اویسے کہنچنا یہ دو باتیں تو باطل ہیں نہین تو لازم آتا ہے

کہ چھوٹا ڈھیلہ بڑے ڈھیلے سے جلد گر پڑتا کیونکہ قوۃ دفع و

کی یا جذب زمین کی تو ہر ایک کی نسبت برابر ہی پس تو چاہئے

کہ چھوٹی چیز میں وہ قوۃ زیادہ اثر کرے اور بڑی میں کم

جیسے قوۃ پتھر پھینکنے والے یا گھسٹنے والی میں مشابہ

ہوتا ہے کہ اگر پتھر پھینکنے والے چھوٹے پتھر کو پھینکے تو دور جاویگا

اور اگر بڑے کو پھینکے تو دیر لگ کر جاویگا یا یہ کہ اگر پتھر کہنچنے

والے چھوٹے پتھر کو کہنچے تو جلد کچل آویگا اور بڑے پتھر کو کچلنے

تو دیر لگے گا حالانکہ اوسکے برخلاف ہوتا ہے بڑا ڈھیلہ

جلد گرتا ہے اور چھوٹا دیر کر اور اگر یہ بات کہو کہ چھوٹے ڈھیلے
کو جلد کرنے سے ہوا مانع آتی ہے اور بڑے کو نہیں آتی تو ہم
کہیں گے کہ یہ تمہاری دلیل اس جگہ باطل ہو جاوے گی کہ ہم کسی
آلہ کی استعانت سے ہوا کو حتی المقدور کھال لینے کے یہاں تک
کہ ہوا اتنی ضعیف اور خفیف رہ جاوے گی کہ وہ کسی قتل کو مانع
نہ آسکے گی تو چھوٹی چیز اور بڑی چیز دو برابر گر سکیں اور
حالانکہ اس وقت یہ بات چاہیے تھی کہ چھوٹی چیز سب سے
کہ قوت دفع و دفع یا جذب زمین کی اوسمین زیادہ تاثیر کرتی ہے جلد
زمین پر گرتی اور یہ نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ ڈھیلے کا میل
زمین کے مرکز کی طرف نہ دفع کسی دفع سے ہے اور نہ جذب زمین
سے بلکہ خود اوسمین مبدی میل طبعی کا ہے اور جب یہ دونوں باطل

باطل ہو چکے ہیں تو اب دوسری بات بھی باطل ہو گئی ہے تو یہ خود

بھی کھتہ ارض کا طالب نہیں ہے اس واسطے کہ اگر یہ بات ہوتی تو

لازم آتا کہ جب ڈھیلہ کنوئے کے کنارہ سے برابر پونہ چاکرے تو

تو ہر جانا کہ جو جس حشر کا طالب تھا اس کی حد تک پونہ چکا اور

نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ وہ خود بھی کلیہ زمین کا طالب نہیں ہے

اور جب پہلے مینوں یا مین باطل ہو گئے تو ہمارا مطلب ثابت ہو گیا

کہ ڈھیلو مین بالطبع مبدیہ میل مستقیم کا مرکز کی طرح ہے اور جو کہ کل انجرا

سے مرکب ہوتا ہے اس واسطے ساری زمین مین ہے بالطبع مبدیہ

میل مستقیم کا مرکز کی طرح اس لیے اس دلیل سے ہماری

پہلی بات ثابت ہو گئی اب ہم دوسری بات کو ثابت کر سکتے ہیں

کہ زمین مبدیہ میل مستقیم کا ہے اور زمین مبدیہ میل مستقیم کا

۲۰
 نہیں ہو سکتا یعنی وہ شے مستدیر حرکت نہیں کر سکتی اور نہیں
 تو لازم آتا ہے کہ ایک طبیعت دو مخالف اثروں کو چاہے اسرا^{سط}
 کہ حرکت مستقیم جسم کو کس طرح یجانا چاہتی ہے اور حرکت مستدیر
 جسم کو کس طرح یجانا نہیں چاہتی اور یہ دو نواپسین مخالف
 ہیں اور ایک طبیعت سے دو مخالف اثروں کا ہونا محال ہے پس
 اس دلیل سے ہماری دوسری بات بھی ثابت ہو گئی اور جب
 یہہ دو نو تعدد ثابت ہو چکے تو صان ہمارا مطلب ثابت ہو گیا
 کہ زمین مستدیر حرکت نہیں کر سکتی پس جسے جو زمین کی حرکت
 شبانہ روزی مستدیر مانی تھی وہ غلط ہو گئی دوسری دلیل
 ہم کہتے ہیں کہ زمین کے لئے ارادہ نہیں ہے اور جس چیز کے
 لئے ارادہ نہیں ہوتا وہ حرکت مستدیرہ نہیں کیا کرتی اس سے

اس سے بوجہ یہ نکلا کہ زمین ہی حرکت مستدیرہ نہیں کرتی اور
 یہی ہمارا مطلب ہے مگر اس مطلب کے متحقق ہونے کو ہمارے من لازم ہے
 کہ دو باتوں کو عقل سے ثابت کر دین ایک یہ کہ زمین کو ارادہ
 نہیں ہے دوسری یہ کہ جس چیز کو ارادہ نہیں ہوتا وہ حرکت مستدیرہ
 ہی نہیں کرتی پہلی بات تو ثابت ہو چکی ہے کہ زمین کو ارادہ نہیں
 ہے چنانچہ اسکے بیان صدر رسالہ میں بمقام حرکت ہو چکا ہے دوسری
 بات کہ جس چیز کو ارادہ نہیں ہوتا وہ حرکت مستدیرہ ہی نہیں کرتی
 اس بات کو ہم اس دلیل سے ثابت کرتے ہیں کہ حرکت مستدیرہ
 بغیر ارادہ کے نہیں ہوتی اس واسطے کہ اگر وہ حرکت ارادی
 نہ ہوگی تو یا طبعی ہوگی یا قسری ہوگی کہ یہی تینوں قسمیں ذاتی
 حرکت کی ہیں اور طبعی اور قسری حرکت مستدیرہ ہونا محال ہے

اسوایطے کہ حرکت طبعی او سکو کہتے ہین کہ حالت متنازعہ ہے
 بہاگے اور حالت ملاپہ کو طلب کریے اور حرکت مستدیرہ من
 جس نقطہ سے جسم حرکت کرتا ہی اوسی نقطہ بکھڑن متوجہ ہوتا کر
 اور بکھڑن سے کہ وہ جسم بالطبع بہاگے پہر او سکی طرف بالطبع
 متوجہ ہونا محال ہی اور یہ ہی چاہئے کہ وہ جسم جب حالت ملا
 پر پونہچی تو ٹھہر جاویے اور جس جسم کو حرکت مستدیرہ ہوتی ہی
 و کسی جانب نہیں ٹھہرتا اس سے معلوم ہوا کہ حرکت مستدیرہ طبعی
 نہیں ہو سکتی اور قسری حرکت کا مستدیرہ ہونا اسوایطے محال
 ہی کہ قسری حرکت او سکو کہتے ہین کہ سبب کسی قاسر کے برخلا
 میل طبعی کے ہو اور جہاں طبع نہیں ہی وہاں قسری نہیں ہی
 جب کہ یہ دو نوعیتیں باطل ہو گئین تو وہی حرکت ارادی تھی

باقی رہی اور ثابت ہو گیا کہ حرکت مستدیرہ نہیں ہوتی مگر ارادی

تو بس یہ ہی ثابت ہو گیا کہ جس چیز کے لئے ارادہ نہیں ہے

اس کے لئے حرکت پہنچی نہیں ہے اور یہی ہمارا مطلب اور جب یہ

دو نو مقدمہ ثابت ہو گئے تو ہمارا یہ مطلب صاف ثابت ہو گیا

کہ زمین کو حرکت مستدیرہ نہیں ہے اور جسے جو زمین کو حرکت مستدیرہ

مان لے کہی وہ تمہارا ماننا غلط ہو گیا تیسری دلیل ایسے جدیدین

علاوہ اس حرکت طبعی وضعی شبانہ روزی کے جسگان و دلیلوں

یہ ہو گیا زمین کے لئے ایک حرکت مانی ہے یعنی حرکت سالانہ

دایرہ طریق شمس پر حکوم منطقہ البروج کہتے ہیں اور طریق

حرکت کے ماننے کا ایسے جدیدین یہ ہے کہ وہ لوگ کہتے ہیں

کہ زمین تو بہاگتی ہے اور آفتاب اس کو جذب کرنا ہے اس سبب

زمین کو دانتا کے دورہ کر جاتی ہے جیسی یہ حرکت سبب قوت
 محرک کے جو خارج سے یعنی جذب آفتاب سے زمین کو پھینکتی
 ہے ہو اگر نہی ہے یہ حرکت سالانہ زمین کی حرکت قسری ہے اور
 مستدیر حرکت کا قسری ہونا ابھی باطل ہو چکا ہے اس دلیل سے
 کہ جب اسکی طبع نہیں تو قسری نہیں لیکن یہ دلیل سہما م پر
 مکرراتی تھی اس واسطے کہ ہم نے اسکو پسند نہ کیا اور ایک اور دلیل
 اس کے بطلان پر بیان بیان کرتے ہیں کہ اس سے زیادہ قوی
 اور اس دلیل کے بیان کرنے کو ہم کہتے ہیں کہ زمین کی سالانہ
 حرکت غیر متناہی ہے اور جو غیر متناہی حرکت ہوتی ہے وہ جسمانی قوت
 صادر نہیں ہو سکتی خواہ نتیجہ یہ نکلا کہ زمین کی سالانہ حرکت
 ہی جسمانی قوت سے صادر نہیں ہو سکتی اور یہی ہمارا مطلب ہے

مطلب ہے کہ اس مطلب کے متحقق ہونے کو ہمارے تین دو باتوں کا
 ثابت کرنا چاہئے اول یہ کہ زمین کی سالانہ حرکت غیر متناہی
 حرکت ہے دوسری یہ کہ جو غیر متناہی حرکت ہے وہ جسمانی قاسے
 صادر نہیں ہو سکتی پہلی بات تو ثابت ہے اس واسطے کہ اگر زمین
 کی غیر متناہی حرکت غمانی جاد تو متناہی مانی جاد نہیں تو ارتفاع
 تقضین لازم آویگا اور جب متناہی مانی جاد یہ لگی تو اوسکا
 ختم ہونا ضرور ہوگا اور جب حرکت ختم ہو جاد لگی تو زمین ساکن ہوگی
 اور انقلاب فصول اور گردش ایام میں فتنہ عظیم واقع ہو جاویگا
 اور یہ خطرات واقع ہی اور تمہاری نزدیک ہی غلط تو اس کی ہے
 ہمارے پہلے بات تو ثابت ہو گئی رہی دوسری بات اوسکا ہم
 اس دلیل سے ثابت کرتے ہیں کہ وہ جو جسمانی اس بات

۲۶
 قادر نہیں ہوتی کہ دوسری چیز کو غیر متناہی حرکتیں دے سکے
 کیونکہ ہر جسم قابل تجزیہ سیٹکس قوت جسمانی ہی قابل تجزیہ کے
 ہوگی اور جب قوت جسمانی کا ہم تجزیہ فرض کریں تو اس کا ہر ایک جزو
 اس چیز کے کسی جزو کے حرکت دینے پر قادر ہوگا اور وہ ساری
 قوت اس ساری چیز کی حرکت دینے پر قادر ہوگی اور نہیں تو جزو
 تاثیر میں کل کے برابر ہو جاویگا اور یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ جزو ضعیف
 ہی اور کل قوی و در ضعیف قوی کے برابر نہیں ہوتا اور جبکہ اسطر:
 بات ٹھیک تو اب وہ ساری قوت جسمانی غیر متناہی حرکت پر قادر نہیں
 ہو سکتی کیونکہ دو حال سے خالی نہیں یا یہ کہ اس قوت کا ایک
 جزو ب متناہی حرکتوں پر قادر ہے یا غیر متناہی حرکتوں پر اور غیر متناہی
 باطل ہے کیونکہ ساری قوت تو اس کے زیادہ پر قادر ہے جس پر

بات ٹھیک تو اب وہ ساری قوت جسمانی غیر متناہی حرکت پر قادر نہیں ہو سکتی کیونکہ دو حال سے خالی نہیں یا یہ کہ اس قوت کا ایک جزو ب متناہی حرکتوں پر قادر ہے یا غیر متناہی حرکتوں پر اور غیر متناہی

بسیار و سکا جزو قادر تھا اور بسیار جزو قادر تھا اگر وہ غیر متناہی

ہو تو زیادتی غیر متناہی پر لازم آتی ہے اور یہ بات محال ہے

اس واسطے کہ اگر غیر متناہی پر زیادتی مافی جاؤ تو وہ غیر متناہی

غیر متناہی نہیں رہتا پس تو اس سے ثابت ہوا کہ جزو قوۃ جسمانی

کا متناہی حرکتوں پر قادر ہے اور جب ایک جزو متناہی حرکتوں پر

قادر ہوا تو اس قوۃ جسمانی کا ہر ایک جزو اس طرح حرکت متناہی

پر قادر ہوگا اور جو کہ اجزاء سے ملکر کل متناہی تو ساری قوۃ

جسمانی ہی متناہی حرکتوں پر قادر ہوگی پس اس سے ثابت

ہوا کہ قوۃ محرکہ جسمانی جیسا کہ شمس تھا غیر متناہی حرکتیں نہیں دے سکتی

اور یہی ہمارا مطلب تھا اور جب کہ یہ دونو مقدمہ ثابت ہو گئے

تو ہمارا مطلب بخوبی متحقق ہو گیا کہ زمین کی ساری حرکت جسمانی

۲۸
قاسر سے نہیں ہو سکتی اور تھے جو زمین کی سالانہ حرکت
قاسر جسمانی یعنی افق ہے مان رکھی ہو غلط ہو گئی فقط یہ اعتراض

توروزانہ اور سالانہ حرکت پر ہے اور مٹیہ جدید میں جو تیسری

حرکت زمین کی مانی ہے جس سے ثوابت کا دورہ پورا ہوتا ہے

اوسکی امتناع براور نیز بہ نظر حالات خمہ متحیرہ یکے امتناع حرکت

ارض پر دلیلین قائم ہو سکتی ہیں لیکن سبب عدم الفرصی مینے

اسی پر اکتفا کیا گیا اگرچہ کہیں مانہ فرصت دیگا تو وہ بھی نشانہ امتناع

لکھی جا رہی اب تو اس بات پر کلام ختم کرتے ہیں کہ

• رہنا ماخلقہ ہم باطلا سب جانک تقاضا اب انار •

۱۹۲۹

